



خالہ Wilkinson سے ملاقات

جب مجھے لگا کہ آخر کار ہماری گفتگو شروع کرنے کا وقت آگیا ہے، اس نے کمان سنبھال لی۔
”میرے ساتھ دوسرے کمرے میں آؤ۔

میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتی ہوں۔“
”کیا؟“

ہم ایک ایسے ہال میں داخل ہوئے جو تقریباً میرے موجودہ اپارٹمنٹ جتنا بڑا تھا۔
کوئی ایک سو ستر مربع میٹر۔

اس کے بیچوں بیچ بلیئرڈ کی میز رکھی تھی۔
اس نے پوچھا کہ کیا میں یہ کھیل جانتا ہوں۔
کیا میں کھیل سکتا ہوں۔
میں نے کہا ہاں۔

میں نے بتایا کہ مجھے Goriziana، یعنی اس کھیل کی روایتی اطالوی شکل، کچھ خاص پسند نہیں،
اور میں امریکی پول کو ترجیح دیتا ہوں۔
وہ مسکرائی۔

”اس میں کوئی شک نہیں۔“
مجھے پہلے سے معلوم تھا۔

میں نے فوراً موقع غنیمت جانا۔

میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے ملکہ معظمہ کی انٹیلی جنس سروس پر پیسہ خرچ کیا ہے، میری
گٹابیں مفت میں پڑھ لی ہیں، یا بس میری ماں سے میرے بارے میں پوچھ لیا ہے۔
اس نے جواب نہیں دیا۔

یا شاید خاموشی سے جواب دیا۔

پھر وہ مجھے ایک لمبی میز کی طرف لے گئی۔

اس پر گٹری کے سیٹ، مینی کیور کٹیں، پیڈی کیور کٹیں اور ذاتی نگہداشت کی بے شمار چیزیں سجی تھیں۔

سب کچھ چمکتے فولاد کا بنا تھا۔

ہر ایک چیز ہر ہفتے چمکائی جاتی تھی تاکہ اس کی آب و تاب قائم رہے۔

مگر میری توجہ اس چیز نے نہیں کھینچی۔

ہر شے پر ایک ہی نشان تھا۔

دو تلواریں۔

برانڈ۔

دستخط۔

پہچان۔

-Wilkinson Sword

میری ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔

پہلی بار میں واقعی سمجھا کہ میں کہاں ہوں۔

میں کسی منیجر کا مہمان نہیں تھا۔

میں کسی ایگزیکٹو کا مہمان نہیں تھا۔

میں کسی کارپوریٹ لیجنڈ کا مہمان بھی نہیں تھا۔

ایک موقع پر مجھے عورتوں کی آوازیں سنائی دیں جو اسے پکار رہی تھیں۔

“خالہ جان...”

خالہ جان...

آپ کہاں ہیں؟”

اس نے بلا تامل جواب دیا:

”ابھی آئی۔

میں اپنے بھانجے کے ساتھ ہوں۔

Gillette کا بیٹا۔”

اُس لمحے میرے دل میں کوئی شک باقی نہ رہا۔

میں اپنی خالہ کے گھر میں تھا۔

ہم دوسرے کمرے میں لوٹ آئے۔

سب چلنے کو تیار تھے۔

سب، سوائے میرے۔

میگی نے میرا بازو تھاما اور کہا:

”آؤ، تمہیں اپنی بیٹی اور اپنی دو نواسیوں سے ملواؤں۔

دونوں میں سے کسی کی شادی نہیں ہوئی۔

چلو، آؤ۔

میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتی ہوں۔

امید ہے تمہیں خوشی ہوگی۔”

سچ کہوں تو میں پوری طرح نشے میں تھا۔

شراب کے نہیں۔

معلومات کے۔

جذبات کے۔

وقت کے۔

اب مجھ سے کچھ بھی ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

اور وہ، وہ ننھی سی انگریز بڑھیا، ایک زلزلہ تھی۔

میں نے فوراً سوچا کہ جوانی میں وہ کیسی رہی ہوگی۔

اور کیا کبھی کوئی اسے سنبھال پایا ہوگا۔

جواب خود بخود آ گیا۔

نہیں۔

وہ اس سب سے ماورا تھی۔

وہ فولاد کی عورت تھی۔

ہم ایک ویران کارخانے کے سامنے پہنچے۔

وہ رک گئی۔

خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

پھر بولی:

“فرینڈو۔

سب کچھ یہیں سے شروع ہوا تھا۔

اور اگر وہ لوگ تمہیں پہلے جان لیتے تو آج بھی ہماری کمپنی ہمارے پاس ہوتی۔

ناقص انتظام اور متکبرانہ فیصلوں کی وجہ سے ہمیں اسے بچنے پر کبھی مجبور نہ ہونا پڑتا۔”

اس کی بیٹی۔

اس کی نواسیاں۔

سب خاموش۔

ڈومینیک پر بھی رقت طاری دکھائی دیتی تھی۔

پھر اس نے کہا:

“یہ وہی جذباتی سیر ہے جو بڑی بی اپنے مہمانوں کو متاثر کرنے کے لیے ہمیشہ کرواتا ہے۔

ہمیشہ وہی انگریزی رسم۔”

مگر اس بار وہ کسی مہمان سے بات نہیں کر رہی تھی۔

وہ اپنے بھانجے سے بات کر رہی تھی۔
سیر ختم ہوئی تو وہ مجھے گاڑی میں میرے ہوٹل چھوڑ آئے۔
لوٹنے کو میں نے ہی کہا تھا۔
میں ایک ہی دن میں اتنے جذبات جذب کرنے کو تیار نہیں تھا۔
مگر اگلے دن ہمیں پھر ملنا تھا۔

فرڈیننڈو

Wilkinson ← PDF کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus
رابطہ